ادبیات

بحضور رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم

جناب طور سیوہاروی

ساقیِ کونین، اے شاہِ زمین و آسماں — زینتِ خمخانۂ عالم، بہارِ جاوداں
ایکہ تیرے رند ہیں کب سے شکارِ تشنگی — مدتوں سے زیبِ آغوشِ اجل ہے زندگی
یاد ہے وہ ایام کہ تھی سیراب کشتِ کائنات — تھا تلاطم خیز ہر ذرہ میں دریائے حیات
بادۂ الفت سے ہر پیر و جواں سرشار تھا — جام تھا گردش میں تیرا کل جہاں سرشار تھا
فخر تھا آدم کو اپنی عظمت و ناموس پر — مالکِ فردوس مسجودِ ملائک تھا بشر
انقلاب آمیز عصرِ نو کے آئیں اور ہیں — خمستانِ دہر میں مکر و ریا کے دور ہیں
ساقیا اس دور کا ہر ذوق تشنہ کام ہے — نغمہ سنجی طائروں کے حق میں گویا دام ہے
عشق بھی مغرور ہے اور حسن بھی مائل نہیں — شمع بیگانہ ہے پروانے کسی قابل نہیں
گر کبھی کھلتا ہے غنچہ مسکرانے کے لئے — چنگلِ صیاد بڑھتا ہے مٹانے کے لئے
الاماں تہذیبِ نو غارتگرِ دنیا و دیں — جھک رہی ہے زر کے آگے ابنِ آدم کی جبیں
رہبروں کے بھیس میں آباد ہیں رہزن یہاں — خونِ انسانی سے ہر ذرہ ہے رشکِ گلستاں
الحذر یہ منتہائے اوجِ انساں الحذر! — آدمیت کا جنازہ آدمی کے دوش پر!
ساقیا پھر زیبِ محفل ہو خودی کا جام دے — گونج اٹھے میکدہ بھی جس سے وہ پیغام دے
زمزمہ نواپنے میخواروں سے رسم و راہ کر — آدمی کو فطرتِ آدم سے پھر آگاہ کر